قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر کے کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو۔

فہرست مضامین

ایڈیٹر۔ غلام نبی ❊ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۶۶ | مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء | یکشنبہ | مطابق ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کسی قدر علیل رہی۔ لیکن اب آرام ہے

ہفتہ زیر رپورٹ میں مولانا مولوی میر محمد سعید صاحب مع چند اصحاب حیدر آباد دکن سے اور جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لار۔ جناب شیخ محمد امین صاحب (ساگر چند) بیرسٹر ایٹ لار لاہور سے تشریف لائے۔ احباب یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ شیخ صاحب موصوف نے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا ہے۔ اور وہ اسکے متعلق احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

دو تین روز مطلع گرد آلود اور تیز ہوا چلتی رہی ہے۔

نفس سرکش کے منہ پر دو چار تھپڑ

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

کانپ جاتی ہے [illegible] میں قدم رکھتا ہوں
اسقدر بوجھ گناہوں کا ہم رکھتا ہوں
سر پہ گٹھڑی [illegible] بھاری ہے مدد کون کرے
اپنے مولیٰ ہی پہ امید کرم رکھتا ہوں
لوگ کہتے ہیں [illegible] مجھے وہ کیا جانیں
کعبہ میں زیر بغل ایک صنم رکھتا ہوں
ناتوانی کا یہ عالم ہے کہ اٹھ بھی نہ سکوں
اور عزم سفر ارض حرم رکھتا ہوں
تیری الفت کے سوا کچھ ہے ہادی مرشد
اور کچھ بھی نہ میں اللہ کی قسم رکھتا ہوں
دل غنی ہے مرا اس واسطے گھبراؤ نہیں
کون کہتا ہے کہ میں دام و درم رکھتا ہوں
اللہ اللہ ہے کیسا مرا مولیٰ ستار
اس گنہگاری پہ یہ جاہ و حشم رکھتا ہوں
جی میں آتا ہے کہ اب ان سے یہ کہہ ہی ڈالوں
ایک عرصے سے شکایات ستم رکھتا ہوں
دشمن حق سے یہ کہدو نہ بنائیں باتیں
سیف ہے میری زباں تیغ دو دم رکھتا ہوں
کیا مخالف کو مسیحا کے نہیں یہ معلوم
ہاتھ میں اپنے میں لوہے کا قلم رکھتا ہوں
کھلبلی بزم تعیش میں معاندکی پڑے
بیسیوں قبضے میں اس کام کے بم رکھتا ہوں
عیب پوشی مری کرتا ہے خداوند حمید
جھوٹ موٹ اپنا لقب نیاز شیم رکھتا ہوں

رُخِ زیبا مسیحا کے مقابل آکر
چاند کس منہ سے کہے حسنِ اتم رکھتا ہوں
رحمت اللہ کی اس مردِ خدا پر ہوگی
کہہ دیا جس نے کہ اسلام کا غم رکھتا ہوں
ہے یہی مقصدِ اعلیٰ کہ مظفر ہو کر
ہم سے ہر ایک کہے طبل و علم رکھتا ہوں
میرا سردار محمدؐ نے یہ فرمایا ہے
شمس ہوں روشنی بدرِ اتم رکھتا ہوں
جانِ من تیرے سنانے کے لئے مدت سے
داستانِ دلِ پُر درد و الم رکھتا ہوں
مست کردیتے ہیں اشعار مرے غیروں کو
اندی پنڈنٹ ہیں الگنی پہ تو رقم رکھتا ہوں

کرتارپور جالندھر کا گرو قادیان میں

کرتارپور ضلع جالندھر میں سکھوں کی ایک مشہور گدی ہے وہاں کا گرو آجکل ایک چھوٹا لڑکا ہے۔ جس کی عمر ۱۲ سال سے کم ہے۔ وہ مع اپنے چند معتقدین کے ضلع گورداسپور میں دورہ کرتے کرتے قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ چونکہ ہر ایک کے مذہبی لیڈر کی عزت کرنا واجبات سے ہے۔ اسلئے حضرت اقدس نے سوری شیر علی صاحب بی اے۔ ناظر اعلیٰ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور چند دیگر احباب کو شہر سے باہر گورو صاحب کی پیشوائی کے لئے بھیجا۔ جن کے ساتھ گاؤں کے بہت سے جاٹ زمیندار اور چند ایک معزز سکھ تھے۔ گورو صاحب گھوڑے پر سوار تھے اور ان کے مصاحب رتھ اور گاڑیوں میں سوار تھے۔ جیسے بازار میں سے گورو صاحب کی سواری گذری۔ اور پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے نئے مکان کے صحن میں جہاں غالیچہ اور گاؤ تکیے اسی غرض کے لئے لگائے گئے تھے۔ گورو صاحب کو اتارا گیا۔ اتنے میں خود حضرت اقدس تشریف لائے۔ اور اپنے معزز مہمان کی مزاج پرسی کے بعد فرمایا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے کہ اس کی خاطر تواضع کی جائے۔ آپ چند گھنٹے قیام فرمائیں۔ تاکہ ہم حسب توفیق آپ کی خاطر مدارات کرسکیں پھر گورو صاحب اور ان کے ایک مصاحب نے شکریہ ادا کیا اور زیادہ ٹھہرنے میں عذر خواہی کی۔ پھر حضرت اقدس نے شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کا گورو صاحب سے تعارف کرایا۔ سردار صاحب نے دو کتابیں سوانح عمری حضرت بابا نانک صاحب اور بابا صاحب کے اقوال گورو صاحب کی نذر پیش کیں جو انھوں نے بڑے شکریہ سے لیں۔

دوران گفتگو میں مسلمانوں اور سکھوں کے باہمی خوشگوار تعلقات کا ذکر آیا۔ جو شاہان مغلیہ کے زمانہ میں تھے۔ شہنشاہ اکبر نے ۲۳ ہزار بیگھ زمین امرتسر کے گردو نواح میں سکھ گروؤں کو عنایت کی۔ اور گورو ارجن صاحب نے امرتسر کے تالاب کا سنگ بنیاد حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ سے تبرکاً رکھوایا۔ اورنگ زیب کے وزیر چندو لال کی شرارت کا ذکر آیا۔ جو اس نے دسویں گورو صاحب سے کی تھی

پھر موجودہ حالات کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اور ننکانہ صاحب کے قتل کا ذکر آیا۔ کوئی پون گھنٹہ کی ملاقات کے بعد گورو صاحب نے رخصت کی اجازت چاہی۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ کسی شہر کی یاد دائمی وقت ذہن میں رہ سکتی ہے جب اس کی مختلف اور مشہور چیزوں کو دیکھا جائے۔ اسلئے قادیان کی مشہور چیزیں ان کو دکھانی چاہئیں۔ جیسے ہائی سکول۔ منارۃ المسیح وغیرہ۔

پھر حضرت اقدس نے اپنے گھر سے میووں کی ایک تھیلی لنگر از میر قاسم علی صاحب کے ہاتھ تاکہ گورو صاحب کے پاس بھجوائی جس کو انھوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

خاکسار علی محمد بی اے

اخبار احمدیہ

چندہ کے لئے جدوجہد

الفضل کے پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ مضمون کہ چندہ مانگنے سے نہ ہارو۔ پڑھکر میں اقرار کرتا ہوں کہ جب تک جان میں جان ہے۔ بندہ اس پر عمل کریگا۔ اور سب سے چندہ مانگنا شروع کردیا ہے۔ خواہ وہ دے یا نہ دے۔ خواہ وہ سو بار بھی انکار کرے میں مانگتا ہی رہونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ خواہ وہ مجھ پر ناراض ہی ہوں۔ مگر میں مانگتا ہی رہوں گا۔ ایچ ایم عبد الغنی احمدی کیمبل پور

امریکن رسالہ کیلئے امداد

بندہ نے مبلغ صمہ روپیہ بذریعہ منی آرڈر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال کئے ہیں۔ اور انشاء اللہ ایک ڈالر سالانہ اس فنڈ میں دیتا رہوں گا۔ محمد ثناء اللہ نظامی احمدی بھلوری الکھنڈر

اعلان نکاح

محمد یٰسین ولد محمد یٰسین قوم راجپوت پیشہ زرگر سکنہ پنڈ بچھری ضلع لائل پور کا نکاح مسماۃ راج بی بی بنت شہاب الدین راجپوت پیشہ زرگر غیر احمدی سکنہ پاکپٹن سے پچاس روپیہ مہر پر بمقام پاکپٹن پڑھا گیا۔ مہر ادا کردیا گیا ہے۔ غلام احمد خان وکیل پاکپٹن

ولادت

۲۴ فروری کو میرے گھر لڑکی دختر تولد ہوئی ہے مہر الٰہی سب پوسٹ ماسٹر بسی ریاست پٹیالہ

(۲) مجھے اللہ تعالیٰ نے ۱۶ فروری سنہ ۱۹۲۱ء لڑکی عطار کی ہے۔ اس کی درازی عمر و خادم دین ہونے کے دعا کی جاوے۔ خاکسار شیر عالم مدرس سکول کنجاہ۔ ضلع گوجرات

درخواست دعا

میرے والدین ساڈھورہ میں اکیلے احمدی ہیں۔ جن کو مخالفوں نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ احباب دردِ دل سے ان کی مخلصی کے لئے دعا فرماویں۔ محمد شفیع احمدی ساڈھوروی ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سرجن ہیلال

ہمارا امتحان انٹرنس قریب ہے۔ سب احباب سے درخواست ہے۔ کہ ہماری کامیابی کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ خاکساران طلباء انٹرنس کلاس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

نیازمند کے بھائی صاحب کی بیوی کھانسی اور سل سے بیمار ہے اور نیز نیازمند کے قبلہ میر غلام محمد صاحب احمدی کو دردِ سر، دردِ دندان کی تکلیف ہے۔ انکی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ میر غلام رسول احمدی از مقام کاٹھ پورہ کوڈگام کشمیر

کمترین کا مقدمہ عہدہ ذیلداری بمقابلہ غیر احمدیوں کے پیش ہے۔ عند اللہ میرے واسطے دعا کی جاوے۔ بندہ الٰہی بخش خان سفید پوش راسے پورہ

میں دو روز سے بیمار ہوں۔ سالانہ امتحان قریب ہے احباب میرے لئے دعائے صحت کریں۔ محمد احسان صدیقی رسلوڈنٹ پنجاب ویٹرنری کالج لاہور

عاجز کے بڑے بھائی جن کا نام سید سیط احمد ہے تقریباً تین سال سے ناک کے زخم میں مبتلا ہیں۔ نیز محمد احمد کنگی سابق مدرسہ احمدیہ بھی زخم کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ احباب ان دونوں کی صحت جسمانی و روحانی کیلئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ نیز جماعت احمدیہ ننگاک کی ترقی کیلئے بھی دعا فرمائیں۔
الراقم سید عبد الحکیم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دار الامان - ۳ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

کسی پر تہمت نہ لگاؤ
اور
اشاعتِ فحش سے بچو

(حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے درس قرآن سے)

سورہ نور کے رکوع اول کی آخری چند آیات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے درس دیتے ہوئے جو کچھ ارشاد فرمایا اسے ایک تو اسلئے کہ اسکو مدنظر رکھنا اور اس پر عمل کرنا ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کے لئے نہایت ضروری ہے۔ دوسرے اسلئے کہ احباب اندازہ لگا سکیں کہ درس قرآن کریم کا مفصل اور باقاعدہ شایع ہونا کس قدر مفید اور فائدہ بخش ہو سکتا ہے۔ اور کس قدر حقایق اور معارف اس میں بیان ہوتے ہیں۔ درج کیا جاتا ہے۔

احباب اگر چاہتے ہیں کہ درس مسلسل اور مفصل شائع ہو۔ تو اسے بطور ضمیمہ شایع کرنے کے متعلق جو یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ ہر اخبار میں چار صفحے درس کے ہوں اور اسکی قیمت اخبار کے علاوہ تین روپے سالانہ ہو۔ اسکی منظوری سے اطلاع دیں۔

ذیل میں درس کا جو حصہ درج کیا جاتا ہے۔ یہ ایک دن کا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہر اخبار میں چار صفحے درس کے رکھنے سے بھی بشکل ساتھ کے ساتھ درس شایع ہو سکیگا۔ (ایڈیٹر)

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

اور وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں محصنٰت پر۔ ان عورتوں پر جنہوں نے بدکاری نہیں کی۔ پاکباز عورتوں پر۔ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ۔ پھر چار گواہ نہیں لاتے۔ انکو کیا کرو۔ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً انسی کوڑے لگاؤ۔ یہ ایک سزا ہے۔

پھر وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً۔ کبھی ان کی شہادت نہ منظور کرو۔ یہ دوسری سزا ہے۔

اور تیسری سزا یہ ہے کہ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ خدا کے حضور یہ لوگ بدکاروں میں گنے گئے۔

پہلی سزا جسمانی ہے کہ کوڑے لگائے جائیں۔ دوسری سزا عزت کے لحاظ سے ہے۔ جو جسم سے اوپر درجہ رکھتی ہے۔ کہ کبھی ان کی گواہی منظور نہ کرو۔ اور تیسری سزا روحانی ہے کہ خدا کے نزدیک وہ فاسق ہو گئے۔

ایسے لوگوں کے لئے جو دوسروں پر تہمتیں لگائیں۔ خدا تعالےٰ نے یہ تین سزائیں مقرر کی ہیں۔ اور یہ حکم اس زمانہ میں خوب یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کیونکہ جس قدر بے حرمتی اور ہتک اس حکم کی ہو رہی ہے اور کسی حکم کی کم ہی ہوتی ہوگی۔ بلا دلیل اور بلا وجہ اور بلا کسی ثبوت کے بے خوف اور بے ڈر ہو کر بلکہ شوق سے کھیل اور تماشہ کے طور پر بے تحاشہ بدکاری کے الزام لگائے جاتے ہیں۔ اور قطعاً اس بات کی پروا نہیں کیجاتی کہ یہ کتنا بڑا گناہ ہے اور خدا تعالےٰ نے اس کی کس قدر سزا مقرر کی ہے۔ ایسا الزام لگانیوالے کیلئے خدا تعالےٰ نے انسی کوڑے سزا رکھی ہے جو قریب قریب زنا کی سزا کے ہے کہ اسکے لئے سو کوڑے ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کوئی سو کوڑے کھا کے بچ جائے۔ اور اسکے لئے عزت کی سزا کوئی نہیں ہوگی لیکن الزام لگانیوالے کے لئے کوڑے کھا لینے کے بعد بھی یہ سزا ہے کہ کبھی اسکی گواہی مت لو۔ اور یہ سزا ہمیشہ ہمیش کے لئے ہے کوئی واقعہ ہوا۔ پوچھا گیا کون گواہ ہے۔ بتایا فلاں شخص ہے۔ کہا جائیگا اس نے فلاں پر الزام لگایا تھا۔ اس کی گواہی نہ سُنی جائے۔ پھر اسی پر بس نہیں۔ بلکہ سزا اور زیادہ آگے بڑھتی ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے وہ خدا کے حضور فاسق ہوگا۔ اور جسے خدا تعالیٰ فاسق قرار دے۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مومن متقی ہے یونہی خدا نے اس کا نام فاسق رکھ دیا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ الزام لگانیوالا شخص خود بدکار ہو جائیگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ یونہی کسی کا نام نہیں رکھتا بلکہ کسی کا جو نام رکھتا ہے۔ اس کے مطابق اسمیں صفات بھی پیدا کر دیتا ہے۔ خدا جس کو دلیر کہتا ہے۔ اگر وہ دلیر نہ بھی ہو تو بھی ہو کر رہتا ہے۔ خدا جس کو متقی کہتا ہے۔ وہ اگر متقی نہ ہو تو بھی متقی ہو کر رہتا ہے۔ اسی طرح جس کو خدا فاسق کہتا ہے وہ اگر پہلے فاسق نہ ہو۔ تو فاسق بنجاتا ہے اور دنیا دیکھتی ہے کہ جو الزام اس نے کسی پر لگایا تھا۔ اس کا وہ خود مصداق بن گیا ہے۔

یہ کوئی معمولی سزا نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ جو لوگ دوسروں پر الزام لگائینگے۔ وہ خود ایسے ہی ہو جائینگے جس قسم کا الزام لگائینگے یہی وجہ ہے کہ چونکہ آجکل اتہام کثرت سے لگائے جاتے ہیں اسلئے سوسائٹی کی حالت دن بدن خراب اور بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ کیونکہ جو لوگ اتہام لگاتے ہیں وہ خود اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔

یہ عیب ہماری جماعت میں بھی موجود ہے۔ بڑی دلیری سے اتہام لگا دیتے ہیں۔ اور ایسی جھوٹی چھوٹی باتوں پر بنیاد ہوتی ہے کہ کوئی عقلمند سمجھ ہی نہیں سکتا کہ کس طرح ان کی وجہ سے اتہام لگایا جا سکتا ہے۔ وہ صرف اسلئے اس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں کہ انسی کوڑے نہیں لگتے۔ حالانکہ یہ تو اس جرم کی ادنیٰ سزا ہے۔ اس زمانہ میں گو اسی کوڑے نہیں لگائے جا سکتے کیونکہ یہ موجودہ حکومت کے قوانین میں داخل نہیں ہے اور مسلمانوں کو حکم ہے۔ کہ جس حکومت میں رہیں۔ اس کے قوانین کی اطاعت کریں۔ لیکن اگلی دو سزائیں تو اب بھی جاری ہیں۔ اب بھی اگر کوئی شخص ایسا ہو۔ جس نے کسی پر اتہام لگایا ہو۔ تو شرعی محاکم میں اسکے متعلق یہی فیصلہ ہوگا کہ اسکی گواہی کبھی نہ سُنی جائے۔ ہم نے محکمہ قضا بنا دیا ہے اب جس کے متعلق ثابت ہو جائیگا۔ کہ اس نے اتہام لگایا ہے۔ اسکی نسبت ہمارا یہی فرض ہوگا کہ اسکی گواہی کو رد کر دیں۔ یہ سزا تو ہمارے قبضہ اور اختیار میں ہے۔ اسلئے یہ بھی قائم ہے۔ اور دوسری سزا خدا نے اپنے اختیار میں رکھی ہے۔ اور اسکو بھی کوئی گورنمنٹ نہیں روک سکتی کہ ایسا شخص خود فاسق ہو جائیگا۔

اب دیکھو خدا تعالیٰ نے اس کو کیسا اہم مسئلہ قرار دیا ہے۔ اور باتوں کے متعلق تو فرماتا ہے۔ کہ اگر کوئی مجرم ہو تو اسے یہ سزا دی جائے۔ مگر یہاں کہتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ اگر اتہام لگا کر اس کے ثبوت کے لئے چار گواہ نہیں لاتا۔ تو اس کو یہ سزا دی جائے۔ یہاں اتہام کی صداقت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ کہ اگر کوئی سچا الزام لگائے۔ تو سزا نہ دی جائے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ یہاں پر یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ آیا ہے۔ اسلئے جو واقعہ میں پاک دامن ہیں۔ ان پر اتہام لگانیوالے کے لئے سزا رکھی گئی ہے۔ مگر اس کا پتہ کون لگا سکیگا کہ جس پر اتہام لگایا گیا ہے۔ وہ فی الواقع پاک دامن ہے یا نہیں۔ جب تک شہادت نہ ہو۔ پس جب تک شہادت نہ ہو۔ یہ نہیں ثابت ہو سکتا کہ اتہام درست ہے یا غلط؟ اور جب تک اتہام گواہوں کے ذریعہ ثابت نہ ہو۔ اتہام لگانے والا سزا سے نہیں بچ سکتا۔ دراصل یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ کا یہ مطلب ہے۔ کہ ایسی عورتیں جن کے چال چلن کے متعلق الزام شہادت کے ساتھ ثابت نہیں ان پر اگر کوئی اتہام لگائے۔ اور پھر چار گواہ نہ لائے۔ تو اسے سزا دی جائے۔ نہ کہ یہ معنی ہیں۔ کہ اگر فی الواقع وہ اتہام درست نہ ہو۔ تب سزا دی جائے۔ اگر یہ معنے کئے جائیں تو جب بھی ایسے شخص کو کوڑے لگائے جانے لگیں وہ کہہ سکتا ہے کہ اگرچہ میں اتہام کا ثبوت نہیں لا سکا مگر یہ ہے تو درست ورنہ تم ثابت کرو۔ کہ جس پر میں نے الزام لگایا ہے۔ وہ محصنات میں سے ہے۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتا۔

اصل میں اس قسم کے اتہام کو بہت بڑی اہمیت دی گئی ہے اور اس قدر اہمیت دی گئی ہے کہ الزام کے سچا ہونے کے باوجود بھی اگر کوئی چار گواہ نہیں لاتا تو وہ مجرم ہے۔ ایسا کیوں کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایسے اتہاموں کو اس قدر سختی کے ساتھ نہ روکا جاتا تو بہت بڑی تباہی پیدا ہو جاتی اور امن کا قیام ایک اس وجہ سے بھی مشکل ہو جاتا کہ لوگ اتہام لگانے میں بہت جرأت کرتے ۔

پس یہ حکم خصوصیت کے ساتھ یاد رکھنا چاہیئے قادیان والوں کو بھی اور باہر کے لوگوں کو بھی۔ اب تو قضا کا دفتر کھل گیا ہے۔ پہلے اس جرم کا ارتکاب کرنیوالے کا پتہ نہ لگتا تھا۔ مگر اب آسانی کے ساتھ لگ سکیگا۔ اور ایسے آدمی کو سزا دی جائیگی۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس دفتر کا کیا فائدہ ہے؟ اگر اور کوئی فائدہ نہ بھی ہو۔ تو یہی بہت بڑا فائدہ ہے کہ اتہام لگانے والوں پر اس دفتر میں جرح ہوگی۔ ان سے ثبوت مانگا جائیگا۔ اور اگر وہ ثبوت نہ دے سکینگے تو ان کو وہ سزا دی جائیگی۔ جو ہمارے اختیار میں ہے۔ اور اس طرح انہیں دوسروں کی عزت و آبرو کا احترام کرنا پڑے گا۔

یہاں چار گواہ بتائے ہیں کہ اگر اتہام لگانیوالا چار گواہ نہ لائے تو مجرم ہوگا۔ اور اگر لے آئے۔ تو جس پر اتہام لگایا گیا وہ مجرم ہو گا۔ اس سے یہ بات نکل آئی۔ کہ شریعت کے رُو سے وہی مجرم ہو گا۔ جس کے متعلق چار گواہ نکل آئیں۔ جو کہیں کہ ہم نے فلاں کو ایسا فعل کرتے دیکھا ہے۔ دوسری صورت اس کے مجرم ہونے کی یہ ہے کہ وہ خود مقر ہو جائے۔ مگر حدیثوں سے پتہ لگتا ہے کہ وہ بھی اپنے متعلق چار دفعہ گواہی دے کہ میں نے ایسا فعل کیا ہے۔ تب شریعت اسی کو مجرم قرار دیگی۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ اسی کو مجرم قرار دیا گیا۔ عورت کو مجرم نہیں قرار دیا گیا۔ تو عورت سے صرف اتنا ہی سوال کیا جائیگا کہ آیا یہ درست کہتا ہے یا غلط؟ اگر وہ کہدے کہ غلط کہتا ہے تو عورت کو چھوڑ دیا جائیگا۔

یہ کتنی بڑی صداقت ہے۔ جو اسلام کے اس حکم سے ظاہر ہے۔ کئی دفعہ ہو سکتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو خود کوئی عزت نہیں رکھتا۔ دوسروں کی عزت برباد کرنے کے لئے جھوٹا اتہام لگا دیتا ہے کہ میں نے فلانی سے ایسا فعل کیا ہے۔ اس کی اپنی عزت تو ہوتی ہی نہیں کہ اس کی اسے پروا ہو۔ اور اس دوسرے کو بدنام کر سکتا ہے۔ شریعت نے اسی کی روک تھام کے لئے ایک فریق کے اقرار سے دوسرے فریق کو مجرم قرار نہیں دیا۔ ہاں شریعت دوسرے فریق سے پوچھ لیگی۔ اور یہ بھی اسی صورت میں جبکہ ایک فریق اپنے متعلق اقرار کرتا ہو۔ اور اگر دوسرا فریق انکار کریگا۔ تو صرف اقرار کرنیوالے کو ہی مجرم قرار دیا جائے گا۔

اور اگر کوئی کسی اور پر اتہام لگائے۔ تو جس پر اتہام لگایا جائیگا۔ اس سے پوچھا بھی نہیں جائیگا۔ اتہام لگانیوالے سے ہی گواہ مانگے جائینگے۔ اور کہا جائیگا۔ کہ اس کو ثابت کرو۔ پھر اگر وہ تین گواہ بھی لے آئے اور ایک نہ لائے۔ تو ان گواہوں کو بھی اور اتہام لگانے والے کو بھی کوڑے پڑینگے۔ کیونکہ اس طرح شریعت کے رُو سے الزام ثابت نہ ہوا۔ اور وہ گواہ بھی یرمون المحصنات میں شامل ہو گئے۔ کہ انہوں نے کیوں ایسی بات کہی جس کے ثابت کرنے کے لئے شرعی دلیل نہ تھی۔

اس سے غرض اصل میں اظہار فحش کو روکنا ہے۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ اسلام نے زنا کا ارتکاب کرنیوالوں کے لئے بہت سخت سزا رکھی ہے۔ غلط کہتے ہیں۔ کیونکہ اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے ایسی شرطیں لگا دی گئی ہیں۔ کہ ثابت ہی کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ان شرائط کے ماتحت ثابت ہو جائے۔ تو پھر سزا رکھی ہے۔ جو بالکل مناسب ہے۔ کیونکہ ان شرائط کے ماتحت اسی کی بدکاری ثابت ہوگی۔ جو بے شرمی اور بدچلنی میں حد سے بڑھ گیا ہو۔ اور اشاعت فحش کر رہا ہو۔ اس طرح اظہار فحش کو روکنا ہی مراد ہے۔

جو شخص خود مقر ہو جائے۔ کہ میں نے یہ فعل کیا ہے اس سے چار دفعہ اقرار کرایا جائے گا۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اس سے آپ نے چار دفعہ اقرار لیا۔ پھر اگر کوئی چار دفعہ اقرار کرنے کے بعد بھی انکار کر دے۔ تو مجرم نہیں سمجھا جائیگا حتیٰ کہ سزا کے وقت بھی انکار کر دے۔ تو مجرم نہیں ہوگا چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ایک ایسے شخص کو سزا دی گئی۔ جب اسے سزا دی جانے لگی تو وہ بھاگا اور صحابہ نے اس کے پیچھے پڑ کے سزا پوری کی۔ یہ بات جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچی تو آپ ناراض ہوئے ۔

ہاں اگر کوئی شخص اقرار کرنے کے بعد انکار کریگا اور دوسرے فریق کو شریک قرار دیگا۔ تو اس کو قذف کی سزا دی جائیگی۔ زنا کی سزا نہیں دیجائیگی ۔

صحابہ کے وقت کسی پر اتہام لگانے کے متعلق اس قدر احتیاط کی جاتی تھی۔ کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر کوئی کسی کو اس قسم کی گالی بھی دیگا۔ تو میں اسکو حد لگا دوں گا۔ مثلاً کوئی کسی کو زانیہ کا بیٹا کہتا۔ تو اسکو سزا دی جاتی۔ مگر آجکل اندھا دھند الزام لگائے جاتے ہیں۔ اور بغیر کسی ثبوت کے لگائے جاتے ہیں۔ حالانکہ شرعی طور پر اگر ایک چھوڑ دو بلکہ تین چشم دید گواہ ہوں۔ تو بھی کسی کے لئے جائز نہیں کہ ایسی بات بیان کرے۔

اگر مشہور بدچلن ہوں۔ مثلاً کنچنی ہے کوئی کہے۔ کہ میں نے فلاں کو اس کے پاس دیکھا تھا۔ تو اسپر قذف کی حد نہیں لگیگی ۔

بعض لوگ نادانی سے اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ یہ عورت ہی پر الزام لگانے کے متعلق ہے چنانچہ ایک شخص نے کسی پر الزام لگایا۔ جب میں نے اسکو پکڑا اور گواہ مانگے۔ تو اس نے کہا۔ اس آیت میں عورت پر الزام لگانے کے لئے آیا ہے۔ کہ گواہ لائے جائیں۔ میں نے تو مرد پر لگایا ہے۔ میں نے کہا اگر یہی بات ہے۔ تو بیسیوں ایسے احکام قرآن میں ہیں۔ جنہیں عورتوں کو نہیں مخاطب کیا گیا۔ ان سے عورتوں کو الگ کر دو ۔

اس آیت سے یہ استدلال کرنا نادانی ہے۔ اصل میں عربی زبان کا محاورہ ہے۔ کہ جہاں مرد و عورت جمع ہوں۔ وہاں مرد کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر جن باتوں میں عورتوں پر زیادہ اثر پڑتا ہو۔ وہاں ان کو لے لیا جاتا ہے۔ چونکہ اس قسم کا الزام مرد کی نسبت عورت کو زیادہ تباہ کرتا ہے۔ اس لئے اس کو لے لیا گیا ہے ورنہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی مرد پر الزام لگائے۔ تو اس کے لئے یہ آیت نہیں ہے اگر کوئی عورت پر الزام لگائے۔ تب بھی اسکو یہی سزا ملیگی۔ اور اگر کوئی مرد پر لگائے۔ تب بھی یہی ۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ اگر الزام لگانے والے پچھتاتے۔ اور توبہ کرتے اور اپنی اصلاح کرتے ہیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بعض فقہاء کہتے ہیں کہ اس طرح کرنے سے ان کو فاسقوں سے نکال دیا گیا ہے۔ کہ وہ فاسق نہیں ہونگے اور بعض سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح ساری سزا معاف کر دیگئی ہے۔ اور بعض سمجھتے ہیں کہ شہادت قبول نہ کرنے اور فاسق ہو جانے کی جو سزا تھی۔ اس سے بچالیا گیا ہے یعنی اگر حکومت کا قاضی فیصلہ کر دے کہ فلاں نے اپنی غلطی پر ندامت کا اظہار کیا ہے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عہد کرتا ہے۔ تو اجازت ہے۔ کہ اس کی شہادت قبول کی جائے۔ اور خدا اُسے فاسق بننے سے بچالیگا

میرے نزدیک یہی بات درست ہے کہ بدنی سزا سے تو نہیں بچایا جائے گا۔ البتہ دوسری سزائیں خدا تعالیٰ معاف کر دیگا۔

ایک اور گروہ ہوتا ہے۔ جس کا ذکر خدا تعالیٰ یوں فرماتا ہے ۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝

اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں۔ اور کوئی گواہ نہیں رکھتے۔ مگر ان کا نفس ہی گواہ ہوتا ہے۔ ایسا شخص چار دفعہ حلفیہ گواہی دے گا۔ کہ واقعی میں نے یہ بات دیکھی ہے اور میں سچا ہوں۔ اور پانچویں دفعہ کہیگا۔ اللہ کی لعنت ہو مجھ پر اگر میں جھوٹا ہوں ۔

شریعت سے ثابت ہے۔ کہ ایسا شخص (۱) لوگوں کے مجمع میں قسم کھائے (۲) کسی مقدس مقام پر قسم کھائے (۳) جب وہ لعنت کرنے لگے۔ تو اس کو کہا جائے۔ کہ دیکھو خوب سمجھ سوچ لو۔ جھوٹے نہ ہو۔ خدا کی لعنت بہت بڑا عذاب ہے۔

جب خاوند اس طرح قسم کھا چکے۔ تو عورت پر الزام آگیا۔ وہ بھی قسم کھائے۔ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝

وہ عورت اس عذاب کو دور کرے۔ چار گواہیوں کے ساتھ کہے۔ کہ یہ جھوٹا ہے۔ اور پانچویں بار یہ کہے اگر سچا ہے۔ تو خدا کا غضب مجھ پر نازل ہو۔ جب یہ بات ہو جائے۔ تو ان کو جدا کر دیا جائیگا پھر وہ اکٹھے نہیں رہ سکتے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ۝

فرمایا۔ یہ خدا کے فضل اور رحمت کے حکم ہیں اگر نہ ہوں تو بڑا فساد پڑ جائے۔ اور اللہ توبہ قبول کرنیوالا اور حکمت والا ہے۔ اگر کوئی توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور یہ حکم اس نے یونہی نہیں دئے۔ بلکہ حکمت کے ماتحت دئے ہیں ۔

آجکل ان احکام کو رد کیا جاتا ہے۔ دیکھ لو۔ اس کا کیا نتیجہ نکل رہا ہے۔ کس قدر فتنے اور فساد کھڑے ہوتے ہیں۔ کس قدر گھروں پر تباہیاں اور بربادیاں آتی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سچی بات ہو تو کیوں نہ کہی جائے۔ مگر سچی بات کا بھی اسوقت تک بیان کرنا جائز نہیں۔ جب تک چار گواہ نہ ہوں۔ اگر ان دیکھی بات ہے۔ تو اس کا بیان کرنا جھوٹ ہے۔ اور اگر دیکھی بات ہے۔ تو بھی شریعت بیان کرنے سے منع کرتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ اگر ایک آدمی دیکھے تو بھی نہیں دو دیکھیں تو بھی نہیں۔ تین دیکھیں تو بھی نہیں بیان کرنی چاہیئے۔ ہاں چار ہوں اور وہ بھی عادل ہوں۔ تب بیان کریں۔ اور اگر چار گواہ ہوں۔ مگر عادل نہ ہوں۔ جھوٹے ہوں یا کوئی اور الزام ان پر عائد ہوتا ہو۔ تو جس نے اتہام بیان کیا ہوگی۔ اس کو حد نہیں لگیگی بلکہ تعزیر لگیگی۔ کہ ایسے جھوٹے لوگوں سے سن کر تو نے کیوں یہ بات بیان کی ہے۔

سیرت خاتم النبیین صلعم

(پہلا حصہ)

مولفہ جناب صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

یہ کتاب دو قسم کے کاغذ پر چھپی ہے۔ اعلیٰ اور متوسط۔ ٹائیٹل پیج نہایت خوبصورت لگایا گیا ہے۔ ضخامت ۵۶۰ صفحے ہے۔ خانہ کعبہ کا ایک فوٹو جو حج کے ایام کا ہے۔ اور ایک عرب کا نقشہ بھی شامل ہے۔ کتابت گو کسی قدر جلی اور طباعت بھی عمدہ ہے۔ قیمت قسم اول سے ر اور قسم دوم عہ ہے ملنے کا پتہ

"مینیجر صاحب ریویو آف ریلیجنز قادیان"

یہاں تک تو کتاب کے ظاہری حالات سے بحث تھی۔ مگر اب ہم چاہتے ہیں۔ کہ کتاب کی باطنی خوبیوں پر کسی قدر عرض کریں۔ ظاہر ہے کہ اس کتاب کا موضوع سیرت و سوانح سید ولد آدم محمد صلعم اللہ علیہ وسلم ہے یہ ایک ایسا موضوع ہے۔ جو بہت دلربا اور دلکش ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم وہ نبی و رسول ہیں۔ جو رحمۃ للعالمین۔ اور مومنین کے لئے رؤف و رحیم تھے۔ پس ایسے نبی کے حالات و سوانح کے متعلق جس قدر بھی لکھا جائے تھوڑا ہے۔ اور ہم جس ذوق و شوق سے بھی پڑھیں کم ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ایسا موضوع ہے۔ جس پر لکھتے ہوئے قلم کو رکنا اور پڑھنے والے کو تھکنا نہیں چاہیئے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات میں یہ کوئی جدید کتاب نہیں باوجود تہی دامانی کے اردو میں کئی کتابیں ہیں۔ جو سوانح پاک سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن اس میں چند خصوصیتیں ہیں۔ اول تو یہ کہ یہ ہمارے سلسلہ کی طرف سے پہلی کتاب ہے۔ جو آنحضرتؐ کے سوانح میں شایع ہوئی ہے۔ دوسرے اس کتاب کے لکھے جانے کی غرض جیسا کہ محترم مولف نے دیباچہ میں ظاہر فرمایا ہے یہ ہے۔ کہ

"اس کتاب کی تصنیف سے میری بھی یہ غرض ہے۔ کہ مسلمان نوجوانوں کو۔ جو عموماً آنحضرت صلعم کے حالات زندگی اور ابتدائی اسلامی تاریخ سے بالکل بے خبر ہیں۔ مختصر طور پر عام فہم اور سادہ مگر دلچسپ پیرایہ میں صحیح حالات سے واقف کیا جاوے"

اس لئے اس کتاب میں علاوہ تاریخی بیانات کے بعض ضروری ابحاث بھی آگئی ہیں۔ جن میں غیر مذاہب کے مؤلفین کے ان اعتراضات کا رد ہے۔ جو آنحضرت کی پاک حیات اور اسلام کی پاک تعلیم پر انہوں نے کئے۔

ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ جا بجا مخالف مورخین کے مسلمات کی بنا پر قرآنی صداقتوں کو جلوہ گر کیا گیا ہے۔ مثلاً ص ۲۳۳ تا ۲۳۴ قابل ملاحظہ ہے۔ اور مخالفین نے آنحضرت صلعم کی تعریف میں باوجود اپنے عناد و تعصب کے جو کچھ لکھا ہے۔ کہیں کہیں اس کو بھی درج کیا ہے۔ چونکہ ہمارے مخدوم صاحبزادہ صاحب عربی کے ساتھ انگریزی کے بھی فاضل ہیں۔ اسلئے آپ نے ان انگریزی کتب کا خود مطالعہ کر کے جو رسول کریم کے متعلق لکھی گئیں۔ "خاتم النبیین" کو اس انداز سے لکھا ہے۔ کہ وہ اعتراضات اسلوب عبارت اور طریق بیان ہی سے خود بخود ہی اڑتے چلے گئے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ بھی اس کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

اس کتاب کے پانچ باب ہیں ان میں عرب کی تاریخ قدیم عرب کے رسم و رواج حالات اور جغرافیہ بھی درج ہے۔ اس کتاب سے اسلامی تاریخ کے اس اہم واقعہ پر بھی روشنی پڑتی ہے جو کربلا میں واقع ہوا اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ بنو امیہ اور بنو ہاشم میں عناد کا کیونکر آغاز ہوا۔ اور آئیندہ اس کے کیا نتایج نکلے۔

یہ ایک دلچسپ بات ہے۔ کہ انبیاء کے ساتھ بوڑھے بہت کم اور نوجوان بہت زیادہ ہوا کرتے ہیں۔ اس کتاب سے یہ بات اچھی طرح ثابت اور نمایاں ہوتی ہے۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ آنحضرت کو کسی قدر حروف شناسی تھی اور بھی خوبیاں ہیں جو اس مختصر بیان میں نہیں آسکتیں ہاں کتاب کے پڑھنے والے پر عیاں ہو سکتی ہیں زبان صاف رواں اور آسان ہے۔ مگر اس بارے میں کسی قدر اور احتیاط کی ضرورت تھی۔

کتاب بہت قابل قدر، نہایت قابل ستایش ہے اور امید دلاتی ہے کہ مخدوم صاحبزادہ صاحب کا قلم آئیندہ زمانہ میں اسلام کی خدمت میں بہترین تصانیف کا ذخیرہ پیدا کرے گا۔

ہمارے نزدیک یہ کتاب ایسی ہے کہ ہر احمدی گھر میں ہونی چاہیئے۔ اور ہر مسلمان طالب علم جو کالج یا سکول میں پڑھتا ہے۔ اسے ضرور مطالعہ کرے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہمارے سکولوں میں اسے بطور نصاب داخل کر لیا جائے۔

ولایتی کفن کی وجہ سے مُردہ کا بائیکاٹ

مسلمانوں کی حالت جس قسم کی ہو رہی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ آئے دن کے عجیب و غریب واقعات سے لگایا جا سکتا ہے۔ دہلی کے ایک خان بہادر کی نعش کی بے حرمتی کا واقعہ ابھی ناظرین کو فراموش نہیں ہوا ہوگا۔ کہ ایک شگوفہ نیا نکلا ہے۔ ۱۲ فروری کے ظریف سہارنپور میں یہ خبر چھپی ہے۔ کہ

"ملیح آباد میں ایک جنازے کا بائیکاٹ کیا گیا۔ اور وہاں کے مسلمانوں نے جنازے کی ہمراہ جانے سے اس لئے انکار کر دیا کہ اس کا کفن ولایتی تھا"

اس بات سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ بائیکاٹ کرنیوالوں میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو جس کے گھر میں کوئی نہ کوئی "ولایتی" چیز نہ ہو۔ سوال یہ ہے۔ کہ یہ کس شریعت کا حکم ہے۔ کہ اس مردے کو بائیکاٹ کر دو۔ جسے ولایت کے بنے ہوئے کپڑے کا کفن دیا گیا ہو۔ اور بائیکاٹ کر کے ذلیل کرو۔

مسلمانو! سوچو اور سمجھو۔ کہ دین کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے پڑنے سے کیسی حرکات تم سے سرزد ہو رہی ہیں۔

خطبۂ جمعہ

چنیں زمانہ چنیں دور ایں چنیں برکات
تو بے نصیب روی وہ چہ ایں شقاوت باشد (مسیح موعود)

ازسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایداللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۲۵ فروری ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہر ایک کام کے لئے وقت

ہر ایک چیز کا دنیا میں ایک سسٹم ہوتا ہے۔ اگر وہ اس سسٹم سے ادہر ادہر ہو جائے۔ تو پھر اس کا نشو ونما پانا یا اپنے قائمقام چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تمام قدرت میں یہی قانون نظر آتا ہے۔ بار بار یکے بعد دیگرے ذرایع ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے اجتماع سے بعض چیزیں بعض موسموں میں ہی نشو ونما پاتی ہیں۔ ایک وقت گیہوں کے بونے کا ہوتا ہے۔ ایک بڑھنے کا ایک کاٹنے کا۔ اگر وقت پر نہ بوئیں۔ یا بڑھنے کے وقت اس کو پانی نہ ملے۔ بارش نہ ہو یا کاٹنے کے وقت نہ کاٹیں۔ تو فصل ضایع ہو جائیگی۔ اسی طرح علم کے پڑھنے کا ایک زمانہ ہوتا ہے۔ بچپن کا زمانہ محنت کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اسوقت افکار اور غموں کا تسلط بچوں کے دماغ پر نہیں ہوتا۔ وہ ترقی کرتے ہیں مگر جب بڑی عمر ہو جائے۔ تو افکار اور غموں میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور تعلیم کے لئے جسقدر محنت کی ضرورت ہوتی ہے نہیں کر سکتا۔ اگر ایسے حالات میں کوئی شخص کامیاب ہو تو وہ استثنائی صورت ہوگی۔ ورنہ بچپن کے بعد جب انسان افکار میں گھر جاتا ہے۔ تو یہ ایسا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ انسان مال اور وقت کی قربانی کر کے عبادت کے لئے مسجد میں جاتا ہے۔ مگر جب نکلتا ہے تو افکار کا بوجھ لیکر آتا ہے۔

پس پڑھنے کا زمانہ اور محنت کرنے کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص جوانی میں چاہے۔ کہ پڑھائی اس وقت شروع کر کے کامل تعلیم حاصل کرے۔ تو یہ مشکل ہوتا ہے۔ اور اس میں سوائے شاذ کے کامیابی نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک زمانہ رائے کی پختگی کا ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں انسان بڑی غلطیاں کرتا ہے۔ اور دھکے کھا کر ایک اصل پر قائم ہوتا ہے۔ لیکن رائے کی پختگی میں بھی بعض استثنائی صورتیں ہوتی ہیں۔ پھر اسکے بعد ایک زمانہ آتا ہے۔ کہ انسان اس میں پہلا تمام کیا کرایا بھول جاتا ہے۔ اس میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ ہر ایک بات کو اپنی بے عزتی خیال کرتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہوتا ہے کہ اس میں تمام کیا کرایا ضایع کر دیتا ہے۔

غرض سب باتوں کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ایک کام دن میں ہونے کے ہوتے ہیں اور رات کے وقت نہیں ہوسکتے۔ اور جو رات کے ہونے کے ہوتے ہیں۔ وہ دن میں نہیں ہو سکتے۔ بعض پھل سورج کی گرمی میں پکنے والے ہوتے ہیں۔ بعض چاند کی روشنی میں۔ اگر ایسے درختوں کو جو سورج کی گرمی میں نشو ونما پاتے ہیں۔ اگر ایسی جگہ جا لگائیں۔ جہاں مہینوں سورج نہیں نکلتا۔ تو وہاں پھل نہیں دے سکینگے اسی طرح جو چاند کی روشنی میں پکتے ہیں۔ ایسے علاقوں میں جہاں چاند مدتوں غائب رہتا ہے وہ پک نہیں سکتے۔

پس ہر ایک کام کا زمانہ اور وقت ہوتا ہے۔ اگر اسوقت اس کام کو نہ کیا جائے اور خیال کر لیا جائے۔ کہ اور وقت میں اس کام کو کرینگے تو یہ نادانی ہوگی۔ کیونکہ ہر ایک کام کا ایک وقت ہوتا ہے۔

ہمارا کام اور اُس کا وقت

ہم نے بھی ایک کام شروع کیا ہے اس کام کے لئے بھی ایک وقت ہے اور وہ وقت یہی ہے۔ جسمیں ہم موجود ہیں اگر اسوقت میں یہ کام نہ کیا جائے۔ تو پھر نہیں ہو سکیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے اگر دنیا چاہتی تو نہیں کر سکتی تھی۔ کیونکہ ابھی وہ وقت نہ تہا۔ اسوقت اگر لوگ دنیا سے الگ ہوتے بھی تھے۔ تو دنیا کے لئے نہ کہ دین کے لئے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک۔ کہ اے خدا تیرے عذاب سے بچنے کے لئے تیرے سوا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اسی طرح وہ لوگ دنیا کو چھوڑتے تھے۔ اسلئے کہ دنیا کی گود میں چلے جائیں۔ عیسائیوں نے کتنی فوج بنائی۔ جو بظاہر دنیا سے الگ ہوئی۔ مگر دنیا کے حصول کا ایک ذریعہ تھی لیکن حضرت مسیح موعود کے وقت میں یہ بات پوری ہوئی کہ ایسے لوگوں کی جماعت تیار ہو گئی۔ جو خدا کیلئے دنیا کو چھوڑنیوالی اور خدا کے لئے مالوں اور وقتوں کو قربان کرنیوالی ہے۔ اگر اس وقت اس کام کو انجام نہ دیا جائے۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور خیال کر لیا جائے۔ کہ کسی آئندہ زمانہ میں زور دیکر کام کرینگے۔ تو پھر یہ کام نہیں ہو سکیگا۔ حضرت مسیح موعود کا زمانہ بیج ڈالنے کا زمانہ تھا۔ اور آپ کی وفات کے قریب نشو ونما کا زمانہ تہا۔ اور یہ زمانہ وہ ہے جس میں ہمیں اس فصل کے کاٹنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ زمانہ سستی میں گذر گیا۔ تو پھر ہمیں کامیابی نہ ہوگی۔ پس اسوقت کو اور اس فرصت کو غنیمت سمجھو اور یہ مت سمجھو کہ کبھی کرینگے کیونکہ خدا نے ہر ایک کام کے لئے ایک وقت رکھا ہوا ہے۔ اگر اسوقت کام نہ کیا جائے۔ تو وہ کام نہیں ہو سکتا۔

عارضی ذرائع

ہاں ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ بعض تائید کے لئے آنی حوادث بھی ہوتے ہیں۔ اور بعض پھلوں کو پیدا کرنے کے لئے عارضی ذرائع سے کام لیا جاتا ہے۔ جس سے وہ درخت پھل لاتے ہیں۔ اگر ان عارضی ذرایع کو بھی دور کر دیا جائے۔ تو پھل نہیں مل سکتے۔ یہ تجربہ شدہ بات ہے۔ کہ ان عارضی ذرایع سے گرمی کے پھل سردی میں پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ اور سردی کے گرمی میں۔ غرض خواہ طبعی ذرایع سے کام لیا جائے یا غیر طبعی سے۔ نتیجہ مفید ہو سکتا ہے۔ اگر طبعی یا غیر طبعی ذرایع کو چھوڑ دیا جائے۔ تو پھر وہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔

حوادث عالم

ان قواعد کو دیکھ کر جب زمانہ کی حالت کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ زمانہ بھی کام کے لئے مفید ہوتا ہے۔ جب کسی قدر حوادث ہوں۔ مثلاً ہم نے اگر ایک گنا اکھیڑنا ہو۔ تو ہم ایک دفعہ دائیں سے بائیں کو اور ایک دفعہ بائیں سے دائیں کو ہلائینگے۔ اور تیسری دفعہ اوپر کو جھٹکا دیکر گنے کو نکال لینگے۔ لیکن اگر دائیں بائیں کو ہلا کر چھوڑ دیں۔ اور کہیں کہ چند روز کے بعد آکر نکال لینگے۔ تو

ہمیں پہلے جتنا ہی زور لگانا پڑیگا۔ کیونکہ اس میں جو کمزوری پیدا ہو گئی تھی۔ وہ اب چند دن کے وقفہ سے دور ہو گئی اور اس کی جڑیں مضبوط ہو گئیں۔ اسی طرح ہم دنیا کو دیکھتے ہیں کہ حوادث ارضی و سماوی سے خوب ہلا دی گئی ہے اگر ہم اسوقت تھوڑی بھی کوشش کریں۔ تو اپنے کام میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ اگر ہماری طرف سے سستی رہی۔ تو خدا تعالےٰ ہمیشہ اپنے بندوں کو مصیبت میں رکھنا پسند نہیں کریگا یہ مصیبتیں اسلئے ہیں کہ ہم لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائیں اور وہ خدا کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اگر ہمارے کام میں سستی ہوئی۔ تو خدا اپنے بندوں کو عذابوں سے ہلاک نہیں کریگا۔

اسلام کا پہلا اور پچھلا کام۔ ہم اسلام کی طرف دیکھتے ہیں۔ اسلام نے ترقی کی۔ اور اس زمانہ میں جوش و خروش سے کی۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں جہاں جہاں مسلمان گئے۔ قوموں کی قومیں مسلمان ہوتی چلی گئیں۔ ایران میں مسلمان گئے۔ تمام ایرانی قوم مسلمان ہو گئی۔ ور صرف پانچ سات لاکھ پارسی بچ گئے۔ جن کا وجود اب تک چلا آتا ہے۔ ساری قوم کے مقابلہ میں ان کی کتنی کم تعداد تھی۔ مگر ساری قوم اتنے تھوڑے عرصہ میں مسلمان ہو گئی لیکن وہ تھوڑے سے لوگ جو بچ گئے۔ اور جن کی تعداد چند لاکھ تھی۔ وہ آج تک اسی اپنے قدیم مذہب پر قائم ہیں۔ اسی طرح مصر میں قبطی ہیں۔ جو فرعونی نسل سے ہیں۔ جو ایک وقت میں عیسائی ہو گئے تھے۔ ان کی قوم کا بیشتر حصہ ابتدا میں مسلمان ہو گیا۔ مگر جو باقی ہیں وہ اب تک عیسائی ہی ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں جب اسلام آیا جو لوگ قبیلوں کے قبیلے مسلمان ہو گئے۔ اسوقت ہو گئے مگر آج ایک ہندو کو بھی اسلام منوانا مشکل ہے۔

پس ہر ایک کام کا ایک موسم ہوتا ہے۔ اسی موسم اور زمانہ میں جو کچھ ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ اس زمانہ کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور ان حوادث سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے ورنہ خدا رحمان رحیم ہے وہ دنیا کو دیر تک عذاب میں نہیں رکھیگا ہمیں اسوقت کوشش کرنی چاہیئے اور ممکن سے ممکن ذرائع سے کام لیکر کامیابی حاصل کرنی چاہیئے اور خدا تعالےٰ سے دعا کرنی چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

۲۴ر فروری سنہ ۱۹۲۱ء

(بعد نماز ظہر)

مسلمانوں نے مذہبی رعب کھو دیا فرمایا:۔ جس طرح ترکوں نے جنگ میں شامل ہو کر اپنا رعب کھویا۔ اسی طرح مسلمانوں نے اپنے مذہب کے نام سے دھمکیاں دے کر اپنا مذہبی رعب جو تھا وہ بھی ضایع کر دیا۔ پہلے ترکوں کے متعلق یورپ کا خیال تھا۔ کہ ان سے جنگ نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر یہ میدان میں آئے تو تمام دنیا کے مسلمان ان کی طرف سے کھڑے ہو جائینگے۔ یہ ترکوں کا رعب تھا۔ اگر ترک شامل نہ ہوتے۔ تو یہ قائم رہتا۔ مگر یہ میدان میں آئے۔ اور مسلمانوں نے بجائے انکی طرفداری کے انہی کے خلاف تلوار چلائی۔ اسی طرح مسلمانوں کا رعب تہا کہ مذہب کے نام پر جان دینگے۔ مگر اسکو مسلمانوں نے ضایع کر دیا۔ کیونکہ مذہب کے نام سے آگے بڑھکر پیچھے ہٹ گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا کو معلوم ہو گیا۔ کہ مذہب کے لئے بھی انہیں حمیت پیدا نہیں ہو سکتی۔

بعد نماز عصر

ڈاک کے بعض خطوط کے جواب حضور نے لکھائے۔

رشوت اور ترقی ایک شخص کا خط پیش ہوا۔ کہ ہمارے محکمہ میں جو لوگ رشوت دیں۔ انکو ترقی مل جاتی ہے۔ میں رشوت نہ دینے کے باعث ترقی سے جس کا مستحق ہوں محروم ہوں (مفہوم) فرمایا۔ رشوت ناجائز ہے۔ افسران بالا سے ملکر کوشش کرنی چاہیئے۔ (مفہوم)

خواب میں مر کر قبر میں دفن ہونا بابو محمد افضل صاحب گجرانوالہ نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص خواب میں اپنے آپکو مردہ دیکھے۔ تو اس کی کیا تعبیر ہوتی ہے۔ فرمایا:۔ مردہ دیکھنے کی کئی تعبیریں ہیں۔ مثلاً یہ کہ بڑی عمر پانا۔ مرتد ہو جانا۔ بابو صاحب نے کہا کہ اگر کوئی دیکھے کہ وہ مر گیا ہے۔ اور صندوق میں ڈالکر قبر میں رکھا گیا ہے۔ تو اس کی کیا تعبیر ہوگی۔ فرمایا اسکے معنے ہلاکت کے ہوتے ہیں۔ بابو صاحب نے کہا چند دن ہوئے۔ میں پیغام بلڈنگ میں گیا تھا۔ وہاں مولوی محمد علی صاحب درس دے رہے تھے۔ انہوں نے او کالذی مر علیٰ قریۃ کی تفسیر کرتے ہوئے سامعین کے اس استفسار پر کہ اپنے ہی متعلق مرنے کی خواب کس طرح دیکھی جا سکتی ہے کہا کہ یہ کوئی ناممکن بات نہیں۔ میں نے خود کئی بار اپنے آپ کو خواب میں مردہ دیکھا ہے۔ چنانچہ چند ہی دن ہوئے میں نے دیکھا کہ میں مر گیا ہوں اور لوگ مجھے صندوق میں بند کر کے قبر میں دفن کر آئے ہیں۔

شرطیہ بیعت ایک شخص کا خط پیش ہوا۔ کہ میں بیعت کرنیکو تیار ہوں۔ لیکن اگر اس سلسلہ میں بیعت کرنے کے باعث میں خدا کے حضور گرفتار ہوا۔ تو آپ کو پیش کرونگا (مفہوم)

حضور نے لکھوایا۔ اگر فرض کر لیا جائے۔ کہ مسیح موعود کو ماننا کوئی جرم ہے۔ تو سب سے بڑا مجرم میں ہونگا۔ کیا مجرم بھی مجرم کا کفارہ ہوتا ہے۔ کوئی شخص کسی کی سزا کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ ہر شخص اپنے نفس کا آپ ذمہ وار ہے۔ ہاں ہر ایک وہ شخص جو دوسرے کو گمراہ کرتا ہے۔ اپنے گناہ کے علاوہ اسکے گناہ کی سزا بھی اسکو ملتی ہے۔ لیکن گمراہ ہونیوالا سزا سے محفوظ نہیں ہو سکتا۔

دیدار الٰہی اور انشراح صدر کس طرح حاصل ہوتا ہے ایک صاحب کے دو سوال پیش ہوئے۔ (۱) دیدار حق عبادت سے حاصل ہوتا ہے یا خدا کے فضل سے۔ (۲) انشراح صدر مکالمہ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے یا دیدار الٰہی سے۔

حضور نے لکھوایا:۔ عبادت خدا کے فضل کو جذب کرتی ہے۔ اور پھر فضل سے دیدار الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ ایک حرکت بندہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور ایک خدا کی طرف سے۔ بندہ کی حرکت عبادت اور محبت الٰہی ہے۔ اور خدا کی حرکت فضل الٰہی ہے (۲) دیدار مکالمہ میں داخل ہے۔ اور مکالمہ الٰہی بعض صورتوں میں دیدار کہلاتا ہے۔

تحریک سودیشی سودیشی کے متعلق فرمایا۔ کہ جب دیسی صنعت مقابلہ میں ہو تو سودیشی مفید لیکن موجودہ طریق غلط ہے۔ اسلئے کہ تمام ہندوستان سے یہ توقع کہ سودیشی اختیار کرے نہ پوری ہونیوالی توقع ہے۔ اور ملک کے لئے نقصان رسان ہے۔ کیونکہ اس طریق سے سینکڑوں سال میں اگر کامیابی ہو تو ہو سکتی ہے۔ بہتر طریق

یہ ہے۔ کہ پہلے صناع پیدا کریں۔ پھر ملک میں ان کی مصنوعات کی قدر ہو سکتی ہے۔ ورنہ بغیر دیسی صناعوں اور صنعت کے لوگ اسکے لئے تیار نہیں ہو سکتے ‡

اسکے بعد ایک صاحب احمد ابن عبدالکریم صاحب ساکن جوڑیا سٹیٹ جام نگر نے بیعت کی ‡

۲۶ فروری سنہ ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

ایک پادری تعدد ازدواج کی تائید میں عصر کی نماز کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ مفتی صاحب کا خط آیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ایک پادری نے ان کا کثرت ازدواج پر مضمون پڑھکر پادریوں میں اس مسئلہ کی خوبی پر لیکچر دینے شروع کر دیئے ہیں ‡

مدعی نبوت سے مباحثہ پھر فرمایا کہ وہاں ایک نبوت کا مدعی پیدا ہوا ہے۔ اس سے مفتی صاحب کا مباحثہ ہوگا کہ وحی نبوت کس کو کہتے ہیں اور اسکے کیا شرائط ہیں فرمایا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ وہ لوگ روحانیت کی قدر کرتے ہیں۔ اور اس کو کچھ چیز سمجھتے ہیں۔ مگر یورپ میں خدائی کے مدعی پیدا ہوتے ہیں۔ جس کے معنے ہیں کہ وہ خدا کو کچھ نہیں جانتے اور یہ لوگ نبوت کے مدعی ہوتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ نبوت کی ان کے نزدیک کچھ قدر ہے۔

فرمایا:۔ امریکہ کے ایک سائنسدان نے کتاب شائع کی تھی۔ جس کا نام تھا۔ Life and matter (لائف اینڈ میٹر) اس میں اُسنے اپنے خیال کے مطابق سائنس سے دلائل دیئے تھے۔ کہ خدا کی ضرورت نہیں۔ ان سب دلائل کے بعد اُس نے لکھا تھا۔ جس میں پادریوں سے خطاب تھا۔ کہ تم خدا کو ماں باپ سے زیادہ محبت کرنیوالا بتاتے ہو۔ لیکن ماں باپ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب بچہ تکلیف میں ہو تو وہ بے چین ہو جاتے ہیں۔ مگر خدا جس کو تم زیادہ محبت کرنیوالا کہتے ہو۔ ہم اسکو پکارتے ہیں وہ کیوں جواب نہیں دیتا۔ اگر تم کہو کہ تو سیاہ دل ہے اسلئے تیرے ساتھ اس کا تعلق نہیں تو تم تو سیاہ دل نہیں کوئی تم میں سے ہی کہے کہ خدا مجھ سے باتیں کرتا ہے اگر کوئی بھی کہدے جس سے خدا کلام کرتا ہے تو میں اپنے تمام دلائل کو چھوڑ کر خدا کو مان لونگا۔ فرمایا اسکے اس اعتراض سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی صحیح فطرت بولی ہے ‡

ایک مطالبہ کا جواب

(مکرر)

مولوی نور احمد صاحب لکھوی کے جس مطالبہ کا مکرم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے جواب رقم فرمایا ہے۔ اسپر چند ہی دن ہوئے۔ جناب حافظ روشن علی صاحب مولوی نور احمد صاحب سے جو پھرتے پھراتے دارالامان آگئے تھے ایک کامیاب مباحثہ کر چکے ہیں۔ میں اس گفتگو کو مرتب کرنے ہی کو تھا کہ مجھے معلوم ہوا۔ تشحیذ الاذہان میں اسے لکھوایا جا رہا ہے۔ اسپر میں نے اپنا ارادہ فسخ کر دیا۔ احباب تشحیذ کے مذکورہ بالا مضمون کو پڑھکر سمجھ لینگے۔ کہ مولوی نور احمد صاحب جن کی اہل حدیث میں خاص طور پر تعریف کیگئی ہے۔ کس عقل و علم کے مالک ہیں اور ان کا مطالبہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اس وقت میں مولوی غلام رسول صاحب کے مختصر مضمون کو درج کرتا ہوں۔

(ایڈیٹر)

۱۸۔ فروری سنہ ۱۹۲۱ء کے اہلحدیث میں مولوی نور احمد صاحب ساکن لکھوکے کی طرف سے ایک سوال شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "قادیانی اُمت جواب دے"۔ مولوی نور احمد صاحب اپنے پاس یہی مطبوعہ سوال رکھا کرتے ہیں اور جہاں جاتے ہیں۔ بانٹتے ہیں۔ اس کا آج تک احمدیوں کی طرف سے جواب نہیں ملا۔ اور اہلحدیث میں بھی یہی لکھا گیا ہے۔ حالانکہ انکو ہر دفعہ سوال پیش کرنے پر جواب دیا گیا۔ ہاں زبانی دیا گیا شاید مولوی صاحب کے نزدیک ان کے مطبوعہ سوال کا زبانی جواب جواب نہیں۔ ان کے اس عذر لنگ کو توڑنے کے لئے اب تحریری جواب دیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے عیسےٰ علیہ السلام سے چار وعدے تھے (۱) یہ کہ میں تجھے ماروں گا (۲) اُٹھالوں گا تجھے اپنی طرف (۳) پاک کرونگا تجھے کافروں سے (۴) جو لوگ تیرے تابع ہیں۔ ان کو کافروں پر غالب رکھونگا قیامت تک ‡

اب سوال یہ پیدا ہوا۔ کہ یہ وعدے قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے پورے ہو چکے ہیں یا آئندہ زمانہ میں پورے کئے جائینگے۔ اگر پہلے پورے ہو چکے۔ تو کس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا۔ اور اگر آئندہ زمانہ میں پورے کئے جائینگے تو کس آیۃ شریفہ سے معلوم ہوا ‡

جواب واضح ہو کہ یہ چاروں وعدے قرآن کریم کے نزول سے پہلے اور نزول کے ساتھ نیز تصدیق واقعات و مشاہدہ پورے ہو چکے۔ چنانچہ پہلا وعدہ جو فقرۂ متوفیک سے ظاہر ہے۔ اس کا ایفاء فلمّا توفیتنی والی آیت سے پورا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور رافعک الیّ والا وعدہ بل رفعہ اللہ کی تصدیق سے پورا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور ومطھرک من الذین کفروا والا وعدہ کا ایفاء ماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم کے الٰہی فیصلہ سے ظاہر ہے۔ اور جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا کے وعدہ کا تعلق چونکہ واقعات اور مشاہدہ کے ساتھ ہے۔ اسلئے حضرت عیسےٰ کے متبعین کو قرآن کے نزول سے پہلے ہی یہود پر جو کافران مسیح تھے۔ غلبہ حاصل ہو چکا تھا۔ جس کی واقعات اور مشاہدہ سے تصدیق ہو چکی ہے۔ یہانتک کہ آنحضرتؐ کے زمانہ اور موجودہ وقت کے عیسائیوں کو جو صرف ادعائی متبع ہیں۔ انکو بھی غلبہ حاصل ہوا۔ اور قیامت کے وعدہ کے لحاظ سے آنحضرتؐ کے متبعین جو آنحضرتؐ کی اتباع میں مسیح کے حقیقی مصدق اور متبع ہیں۔ ان کا غلبہ بھی یہود پر ظاہر ہوا۔ غلبہ بالدلائل بھی اور غلبہ بالسیاست دائمی طور پر بھی۔ پس یہ مختصر جواب ہے۔ اُمید ہے مولوی صاحب موصوف اسے غور سے ملاحظہ فرما دینگے۔

خاکسار ابوالبرکات غلام رسول راجیکی۔

پیتل کا منقش سروتہ

ہمارے ہاں پانی پت سے پیتل کا ڈھلا ہوا ایک سروتہ پہنچا ہے جو اپنی بناوٹ اور نقوش کے لحاظ سے بہت خوبصورت ہے۔ یہ مختلف اجزا کو ملا کر نہیں بنایا گیا۔ بلکہ اسکے صرف دو حصے ہیں اور دونوں کو ایک کیل سے جوڑا گیا ہے۔ دھار پختہ اور مضبوط لوہا لگایا گیا ہے۔ ہم نے اسکو دستکاری کا کام کرنیوالے ایک دو اصحاب کو دکھایا۔ جنہوں نے اسے پسند کیا۔ اسکی مضبوطی کی تصدیق کی اور اسکی جو قیمت ہے۔ اسے بالکل واجبی اور مناسب بتایا۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو حسب ذیل پتہ سے منگوالیں۔ قیمت سروتہ کلاں عمہ اور خورد کی عہ روپیہ محصولڈاک علاوہ

دارالامان - منیجر الفضل

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی ماہر اکس رے انچارج صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر تعریف فرمائی۔ اخبار کا حوالہ ضرور ہو مجلد للعہ غیر مجلد للعہ محصول ہر منی آرڈر آنا ضروری ہے کتاب وی پی نہ ہوگی کتاب مصنف سے ملتی ہے۔

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں عمامے۔ کمخواب۔ نخان۔ کاسی۔ سلک۔ موزے سلک گوٹہ لچکے۔ بیڑی بنارسی پائیدار۔ فینسی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے فہرست کارخانہ ہذا طلب فرمایئے اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالےٰ روانہ کئے جاتے ہیں بالخصوص لنگیوں و صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے بشرط ناپسند ہونیکے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جسمیں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے اشتہاری لفاظیوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا۔ صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے جو ایک تاجر کا کام ہے فقط۔

المشتہر عبد الحکیم احمدی ڈاک خانہ ناتھ نگر بھاگلپور

دو عجیب تحفے

انگوٹھی نمبر ۱ خالص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور دلفریب ہونے کے علاوہ نہایت عجیب اور متبرک بھی ہے کیونکہ اس کے نگینہ پر نہایت حیرت انگیز طریقہ سے بہت ہی باریک حروف میں حرف اتنی ذرا سی جگہ میں تمام سورہ الحمد شریف ایسی کاریگری اور صفائی کیساتھ تحریر ہے کہ دیکھکر آدمی حیران ہو جائے اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ آسکے۔ باوجود بے حد باریک لکھا ہونیکے ہر لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے۔ قیمت عہ فی انگوٹھی۔ الحمد شریف کے نیچے اگر خریدار اپنا نام بھی لکھوائے تو عہ۔

انگوٹھی نمبر ۲ چاندی کی یہ خوشنما اور خوبصورت انگوٹھیاں خاص احمدیوں کیلئے تیار کرائی گئی ہیں۔ ان کے چھوٹے سے نگینہ پر حضرت مسیح موعود کا سب سے پہلا اور نہایت مشہور الہام الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ایسی صفائی باریکی اور خوشنمائی کے ساتھ تحریر ہے جسے دیکھ کر دل باغ باغ اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے قیمت عہ فی انگوٹھی خریدار اپنا نام بھی انگوٹھی پر لکھوائے تو عہ۔

پتہ:- شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت

چاندی کے عجیب موتی

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی پانی پت کی قدیمی صنعت اور دیسی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں۔ اصلی موتیوں کی مانند گول اور صاف اور نہایت چمکدار ہیں۔ دلفریبی خوشنمائی اور انتہا انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پائیداری چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں انمیں ایک اعلیٰ درجہ کی خوبی یہ ہے کہ بد احتیاطی سے خراب یا میلے ہو جانے پر دوبارہ آسانی کیساتھ چمکدار اور مجلّا ہو سکتے ہیں۔ نیز ہر وقت ایک مالی حیثیت رکھتے ہیں ہار بنانے کنٹھے اور مالے بالیوں میں ڈالنے اور تعویذوں وغیرہ میں پرونے کیلئے معمولی موتیوں کی طرح ان کے درمیان میں سوراخ ہیں نفیس سے نفیس خوبصورت زیور بطور ایک عجیب پیش بہا تحفے کے مستورات کو دینے کیلئے اس سے بہتر چیز نہیں مل سکتی قیمت تین روپے فی درجن ہماری صداقت آزمانے اور اپنے زیورات کی شان بڑھانے کیلئے بطور نمونہ کم از کم ایک درجن تو ضرور ہی طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

شیخ محمد انوار الدین پانی پت

شراکت فی التجارت

میں اپنی دوکان کا کاروبار بڑھانا چاہتا ہوں۔ جو صاحب تجارت پر روپیہ دینا چاہتے ہیں۔ وہ مجھ سے معاملہ کر لیں۔ روپیہ کل آپ کا اور کام میرا۔ منافع نصفا نصفی سال میں دوبار حساب ہوگا جو شرط وہ پیش کرینگے مطابق شریعت منظور ہوگی۔ امور دریافت طلب مجھ سے بذریعہ خط و کتابت طے کریں۔

(۲) دور الضعفاء کے پاس بیس مرلہ زمین کا اشتہار دے چکا ہوں اس کا بھی جلد فیصلہ کر لیں۔

سید احمد نور کابلی مہاجر تاجر قادیان پنجاب

پونہ میں سیالکوٹ

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ سپورٹس بنام نظام اینڈ کو سیالکوٹ کی برانچ پونا کیمپ میں ۱ دسمبر سے بفضلہ تعالےٰ جاری کر دی ہے۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں خاص طور سے التماس ہے جو جنوبی ہند میں کسی فوج میں ملازم ہیں یا کسی ہاکی۔ کرکٹ یا فٹ بال کلب سے تعلق رکھتے ہوں اپنے اثر کو کام میں لاکر ہماری برانچ سے مال منگوائیں۔ قیمت وہی ہوگی جو سیالکوٹ سے مال منگوانے میں خرچ ہوتا ہے۔ بلکہ محصول میں بہت کمی ہو جائیگی۔ مال عمدہ دیرپا ہوگا۔ خط لکھنے پر لسٹ اشیاء کارخانہ و قیمت مفت ارسال کی جائیگی۔

نظام اینڈ کو شاپ نمبر 90B
Main street Poona Camp

نو ایجاد عمدہ کی سیویاں بنانیکی مشین

نمبر ۱ قیمت مشین پیتل قلعی شدہ چھید چھلنی ۸۱		چھ روپیہ
نمبر ۲ " " لوہا ہینڈل پیتل " "	"	چار روپے
نمبر ۳ " " لوہا " "	"	ساڑھے تین روپے
نمبر ۴ " " پیتل قلعی شدہ "	۲۵۰ "	ساڑھے بارہ روپے

معہ اپنے پرزہ کے جہاں چاہیں لگالیں

ہمراہ آرڈر کے حصہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ اور درجن یا زیادہ کے خریدار کو سوا چھ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے پتہ صرف یہ کافی ہے

ایم فضل کریم عبد الکریم قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

ننکانہ صاحب کا خونی واقعہ

۲۲ فروری کو سکھوں کا ایک عظیم الشان جلسہ گوردوارہ چونا منڈی صاحب لاہور میں منعقد ہوا جس میں سردار صاحب مہتاب سنگھ نے چشم دید حالات بیان کئے جس میں بتایا کہ جب ہم گوردوارہ کے اندر گئے تو تمام خون ہی خون تھا۔ اور کہیں کہیں ہڈیاں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ آگے گئے تو وہ حوض خون کے بھرے ہوئے تھے۔ ذرا آگے بڑھ کر دیکھا تو ایک ڈیوڑھی آئی جسے ظالم مہنتوں نے بطور قلعہ استعمال کیا تھا۔ اس میں جابجا سوراخ بنے ہوئے تھے۔ اور ایک طرف ایک تختہ تھا جس پر معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے سکھوں کے سر بند کاٹے اس ڈیوڑھی کے بعد ایک چھوٹی سی کوٹھری تھی۔ جس میں شوٹنگ تھا۔ یہ کوٹھری چور چور کی ہوئی تھی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ چونکہ اس میں کوئی سکھ جا چھپا تھا۔ اس لئے اس کو تہ تیغ کرنے کے لئے کوٹھری کو ہی توڑ دیا گیا۔ اس کوٹھڑی کے ایک طرف کچھ سکھوں کی لاشیں پڑی تھیں لاشوں کو جلتی آگ میں جھونکنے کے لئے ایک بھٹی بھی بنائی گئی تھی۔ جسمیں لاشیں ۲۱ فروری تک سلگتی رہیں۔ اس بھٹی میں تمام ہڈیاں ہی ہڈیاں تھیں۔ گوردوارہ میں مٹی کے تیل کے پیپے بھی پڑے پائے گئے۔ اور یہ پتہ لگانے پر معلوم ہوا۔ کہ مہنت نے خاص طور پر پیپوں کی ایک تعداد اس مطلب کے لئے منگائی تھی۔ گوردوارہ کے باہر ایسے نشانات موجود تھے۔ کہ سکھوں کو زندہ درختوں سے لٹکا کر قتل کیا گیا۔ اور پھر انہیں کنوؤں میں پھینک دیا گیا۔ یہی نہیں بلکہ گھوڑوں پر سوار ہو کر سکھوں کو شکار بنایا گیا اور جہاں کہیں کوئی سکھ نظر آیا۔ اسی گولی کا نشانہ بنایا گیا

سردار صاحب نے کہا۔ کہ اس موقعہ پر مہنت کی طرف سے رشوتیں بھی دی گئی ہیں۔ اور میری جیب میں مہنت نراین داس کا دستخطی رقعہ ایک انسپکٹر کے نام موجود ہے کہ جس میں ایک ہزار روپیہ بھیجے جانے کا ذکر ہے۔ یہ رقعہ گورنر پنجاب کو دکھایا گیا ہے۔ اور انہوں نے اس انسپکٹر پولیس کو وہاں سے نکال دیا ہے۔

سردار صاحب نے بتایا۔ کہ گرفتاریاں برابر جاری ہیں اور اب تک قریباً ۱۲۹ اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں اور گرفتاریوں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ سردار صاحب مہتاب سنگھ نے کہا۔ میں نے تمام ذمہ دار افسران سے سوال کیا۔ کہ انہیں مہنت کی تیاریوں کی پہلے خبر کیوں نہیں ہوئی۔ سردار صاحب نے تسلیم کیا۔ کہ انہیں اس سوال کا سرکاری حکام کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔

سردار مہتاب سنگھ کی تقریر کے بعد ڈاکٹر سیوا سنگھ نے ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پیش کیا۔ کہ تمام حالات سننے کے بعد سکھ کمشنر لاہور اور ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ کو اس قتل عام کے لئے ذمہ دار سمجھتے ہیں۔

شراب خوری کے بند کرانے پر فساد

ناگپور ۲۳ فروری جب لعل خاں اور شیر خاں کا مقدمہ شراب کی فروخت کو بند کرانے کے متعلق ڈسٹرکٹ کورٹ میں پیش ہوا۔ تو لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد عدالت کے احاطہ میں جمع ہو گئی۔ اور انہوں نے پولیس پر پتھر برسانے شروع کئے۔ دو ڈپٹی کمشنر اور لفٹنٹ کرنل جیب میں سخت زخمی ہوئے موخر الذکر کی موٹر کو بھی نقصان پہنچا۔

لوگوں کا ہجوم جب عدالت کے احاطہ سے شہر کو لوٹا۔ تو انہوں نے بہت سی شراب کی دکانوں میں داخل ہو کر شراب کی بوتلوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ فوج سول لائن کی حفاظت پر مامور کی گئی ہے۔ کامٹی سے مزید فوج آج رات کو آ رہی ہے۔

شہر امرتسر کا تاوان معاف ہو گیا

پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں تاوان امرتسر کے متعلق کونسل نے ۵۷ رایوں کے مقابلہ میں ۱۳۰ رایوں سے راجہ نریندرا ناتھ کا ریزولیوشن پاس کر دیا۔ جس سے امرتسر کا تاوان جسکی مقدار ۲۰ لاکھ تھی۔ منسوخ ہو گیا۔

پنڈت امیر چند اور حکیم عبد الجلیل جیل میں

۲۲ فروری کو ڈپٹی کمشنر پشاور نے پنڈت امیر چند اور حکیم عبد الجلیل کو بلا کر کہا کہ آپ کو کسی جلسہ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ چونکہ ہمیں مسٹر گاندھی کا پیغام جواہر لال نہرو سے لائے ہیں۔ ہر ایک اہل سرحد تک پہنچانا ہے۔ اس لئے ہم اس حکم کی تعمیل نہیں کر سکتے۔ اس پر ڈپٹی کمشنر نے ان سے دس دس ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ انہوں نے ضمانت مہیا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر ان کو تین تین سال کیلئے جیل میں ڈالدیا گیا ہے

مردم شماری اور ترک موالات

سہارنپور ۲۴ فروری۔ دو مقامی تارکان موالات کو مردم شماری کا کام کرنے سے انکار کرنے کی بنا پر گرفتار کر کے سزا دیئے جانے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ تقریباً ۲۰ مردم شماروں نے کاغذات خلافت کمیٹی کو واپس کر دیئے۔

کرتار سنگھ بیدی کی مجوزہ ارتھی

لاہور کے سکھ صاحبوں نے تجویز کی تھی۔ کہ کرتار سنگھ بیدی کی ایک ارتھی ۲۹ فروری کو نکالی جائے۔ اور اسے شہر میں پھرایا جائے۔ مگر حاکم ضلع نے تعزیرات ہند کی کسی دفعہ کے رو سے زندہ شخص کی ارتھی نکالنے سے روک دیا۔

جذامیوں کی نو آبادی

گورنمنٹ بنگال جذامیوں کے لئے ایک نو آبادی قائم کرنے کی طرف متوجہ ہے۔ ایک یورپین تاجر نے پچاس ہزار روپیہ دیا ہے۔ اور چندے بھی موصول ہوئے ہیں۔

تاوان کی معافی

ہز ایکسیلینسی گورنر بمبئی نے ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ کی بمبئی تشریف آوری کی یادگار میں ۴ لاکھ ۱۰ ہزار ۱۳۱۴ روپیہ کی تاوانی جو گذشتہ ہنگاموں کے نقصانات کے متعلق باشندگان احمد آباد کے ذمہ باقی تھی۔ بنظر رحم معاف کر دی ہے۔ زیادہ کے متعلق بھی ۴ ہزار ۲۰۰ ۵ کی رقم معاف کی گئی ہے۔

مسٹر سہروردی جج ہائیکورٹ

ملک معظم نے مسٹر زاہد سہروردی کا تقرر بعہدہ جج کلکتہ ہائیکورٹ منظور فرمایا۔

سر گنگا دھر چٹنویس کا ایثار

سر گنگا دھر چٹنویس پریسیڈنٹ لیجسلیٹو کونسل ممالک متوسط نے اپنے صوبہ کے مختلف حصوں میں قحط کی حالت پیدا ہو جانے کی وجہ

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

آئرلینڈ میں ہولناک انتقامات - لندن ۲۳ر فروری - خبر ہے کہ آئرلینڈ میں ہولناک انتقامات لیئے گئے ہیں۔ کونٹی کارک مقام بہلی لانگ فورڈ میں بیس مکان آگ لگا کر تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ اور راسلی میں نو مکان اور دوکانیں جلا ڈالی گئی ہیں۔ بات صرف اسقدر تھی۔ کہ ایک پروٹسٹنٹ سوداگر گولی سے ہلاک ہو گیا تھا۔ مونٹ چارلس (ڈونیگال) میں شاہی افواج پر کمین گاہ سے حملہ کیا گیا۔ بازاروں میں جم کر لڑائی ہوئی ایک لڑکی اور پولیس کا سپاہی ہلاک ہوئے۔ متعدد عمارتیں جل گئیں۔ کاروبار اور سکول بند ہیں۔ باشندوں کی تعداد کثیر ارد گرد کے مواضعات کو فرار ہو گئی۔

آئرلینڈ کے واقعات ڈبلن کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ پولیس اور فوج نے آئرلینڈ ریپبلک فوج کے صدر مقام پر حملہ کیا۔ اور بعض اہم کاغذات کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ گولیاں چلائے اور موٹر گاڑیوں پر بم پھینکے گئے۔ بعض فینیوں نے عورتوں اور بچوں کے پیچھے پناہ لی۔ اور وہاں سے گولیاں چلانی شروع کیں۔

متفرق خبریں

ترکی وفود کی عدم تیاری لندن ۲۳ر فروری - حریف ترکی وفود آج صبح کی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ جو ایک گھنٹہ بعد کل کے لئے ملتوی کر دی گئی ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ توفیق پاشا اور بکر سامی بے وفود نے مشرق میں بحالی امن کے عام اصول بیان کئے۔ ان سے کہا گیا۔ کہ معاہدہ سیورس کے ان امور کی نسبت جنہیں وہ ترمیم چاہتے ہیں۔ اپنے خیالات کو زیادہ جامع اور مخصوص صورت میں پیش کر دیں۔ ترکی وفود نے باوجود اس امر کے کہ انہیں ان معاملات پر غور کرنے کے لئے مہینوں کا وقفہ حاصل تھا کانفرنس کے آج کے اجلاس میں جو تاخیر ظاہر کی ہے۔ برطانی حلقوں میں ان پر بے اطمینانی ظاہر کی جا رہی ہے وہ بالکل کوئی جامع صورت پیش نہیں کر سکے۔

ترکی معاہدہ صلح کی ترمیم کا سوال لندن ۲۳ر فروری - آج یونانیوں اور ترکوں کے مابین کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ اسوقت صورت یہ ہے کہ اتحادی اپنے اختلافات کا امتحان کرنے سے قبل ترکوں اور یونانیوں کے خیالات کے منتظر ہیں۔ یہ معلوم ہے کہ برطانیہ اس بات کے حق میں ہے۔ کہ ترکی معاہدہ صلح بدستور قائم رہے۔ اور کہ اٹلی اور فرانس اس کی نظر ثانی چاہتے ہیں۔

ایرانی وزراء اور شہزادوں کی گرفتاری لنڈن ۲۲ر فروری - ایران سے تازہ ترین اطلاعیں مظہر ہیں۔ کہ طہران میں امن ہے۔ بازار بند ہے۔ کاسکوں نے بہت دولت تقسیم کی ہے۔ اور کئی گرفتاریاں کی ہیں۔ جنہیں سابق وزراء اور شہزادے بھی ہیں باغیوں نے ظاہر کیا ہے۔ کہ شاہ ایران کی عزت ان کے دلوں میں ہے۔ اور بالشویت سے انہیں نفرت ہے۔ یہ انقلاب بظاہر برطانیہ کے خلاف نہیں۔

طہران مفتوح ہو گیا لنڈن ۲۲ر فروری - سرکاری حلقوں میں طہران سے خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ ایرانی کاسک جن کا سرغنہ رضا قیصران ہے۔ طہران پر قابض ہو کر جدید حکومت کو تاخت و تاراج کر رہے ہیں۔

لالہ ہرکشن لال کے تقرر پر پارلیمنٹ میں بحث لنڈن ۲۴ر فروری - دیوان عام میں لالہ ہرکشن لال کے پنجاب میں وزیر مقرر کئے جانے کی نسبت جسے ۱۹۱۹ء کی بغاوت میں حصہ لینے کے جرم میں سزائے قید دی گئی سر ڈبلیو ایچ ڈیویس اور وائیکونٹ کرزن کے جواب میں مسٹر مانٹیگو نے کہا۔ کہ مجالس وضع قوانین کے اعتماد کے مطابق وزراء کے عہدوں پر غور کئے جانے کے لئے مناسب جگہ پراونشل کونسلیں ہیں۔ صدر اجلاس نے جب کئی اور سوال دریافت کئے گئے تو مداخلت کی اور کہا کہ دیوان عام نے کونسلوں کے ہوم رول کی کس قدر مثل عملاً ہوم رول دیدیا ہے۔ اور جتنا کونسلوں کے معاملات میں کم مداخلت کیجائے۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ مسٹر مانٹیگو نے کہا کہ حکومت برطانیہ یا حکومت ہند کی تجویز کے بغیر ہی گورنر پنجاب نے بے شبہ یہ نامزدگی کی ہے۔ اور واقعہ یہ ہے۔ کہ انہیں اس تقرر کا علم بھی نہیں ہوا۔ البتہ کچھ دیر بعد معلوم ہوا۔ اس نے کہا کہ پنجاب کے مجوزان قانون اگر ہرکشن لال کو اعتماد کے قابل نہ خیال کریں۔ تو اس کا چارہ کار ان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔

لیگ اقوام پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ لیگ اقوام نے پریزیڈنٹ ولسن کے خط کے موصول ہونے تک شرائط کے مباحثہ کو ملتوی کر دیا ہے۔ عراق عرب فلسطین سیریا کی شرائط مباحثہ کو مسٹر چرچل کو ان پر غور کرنے کا موقع دینے کے خیال سے اپریل تک کے لیئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

لارڈ ریڈنگ کی ملک معظم سے ملاقات لنڈن ۲۳ر فروری - آج ملک معظم نے بکنگھم پیلس میں لارڈ ریڈنگ کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اور بہت عرصہ تک اس ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔

شمالی فرانس میں میناروں کا سلسلہ تجویز کی جا رہی ہے کہ شمالی فرانس کی اس سرحد کے ساتھ میناروں کا ایک سلسلہ تعمیر کیا جائے۔ جہاں ۱۹۱۸ء کے موسم بہار میں جرمنوں کی پیشقدمی رک گئی تھی۔ ہر ایک مینار پر یہ عبارت کندہ ہوگی۔ "یہاں وحشیوں کی پیشقدمی کو روکا گیا تھا"۔

تاوان جنگ برلن - نیم سرکاری حیثیت سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ تاوان جنگ کی جو مقدار فرانس نے کمیشن تاوان جنگ کے سامنے تجویز کی ہے۔ وہ ۲۱۲ کھرب فرانک (فرانک دس آنے کے برابر ہے) جو ۶۶ ارب اشرفی کے برابر ہوتا ہے۔

یونان اور فرانس کا رویہ یونان معاہدہ سورے میں ترمیم کیئے جانے پر راضی نہیں ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اسمیں کوئی ترمیم نہ کی جائے۔ فرانس ترکی کے حق میں ہے اور ترمیم پر راضی ہے۔ اور سوائے شہر سمرنا کے باقی کل سمرنا کو ترکی کے حوالہ کیئے جانے پر زور دیتا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)